اردو کے علاوہ دیگر معروف زبانوں میں قرآن مجید کے منظوم تراجم

Versed Translations of the Holy Qur'an in other Well-known Languages besides Urdu

Manzoor Ali
PhD Scholar, University of the Punjab, Lahore and Lecturer (Islamic Studies) at Sukkur IBA University, Sukkur:

Dr. Shahida Parveen
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore:

Abstract
This study explores that the versified translation of the Holy Qur'an is as antique as it is wide-ranging. The Holy Qur'an has been translated in many local, national, and international languages. However, the languages of Sub continent have prioritized over the other languages in terms of translations. The article aims to historically analyze the versified translations of the Holy Qur'an which have been made by the translators. This is qualitative research which is based on secondary sources; books, articles and online sources. It verifies the hypothesis that the scholars from Sub continent chose poetic form in producing the religious literature. It finds that the Hindu scholars also adopted poetic form of communication to express their religious, social and cultural ideas. Almost every language in the world has both mode of communication i.e. prose and poetry. In context of versified translation of the Holy, the claims of certain languages and scholars being unique among other languages seem baseless. The research also negates the general perception regarding the versified translation of the Holy Qur'an, that the latter is only produced by the literary scholars. Rather, it proves that Sindhi language has the credit to produce well-known scholars for the versified translation of the Holy Qur'an. The article also proofs the legitimacy of the tradition for the poetic translation. The study suggests that there is a dire need for the multilingual experts to further explore the research. The study is significant for the academia in the Qura'nic studies.

Keywords: The Holy Qur'an, Translation, International Languages, Poetry.

اردو کے علاوہ دیگر بین الاقوامی، قومی اور مقامی زبانوں میں جہاں نثری تراجم کے نمونے ملتے ہیں اسی طرح بعض معروف زبانوں میں منظوم تراجم قرآن کی کاوش بھی نظر آتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان زبانوں کے اس اعزاز کو باور کروانے کے لیے اردو کی طرح ان پر بھی خامہ فرسائی کی جائے تاکہ ان کے اس گوشہ خاص پر پڑی زمانے کی غبار کو ہٹایا جائے۔ اس موضوع پر کام کرنے کے لیے ایک ادارے کی ضرورت ہے جس میں مختلف زبانوں کی جانکاری رکھنے والے محققین اپنی اپنی زبانوں کے متعلق معلومات پیش کریں۔ راقم کی کوشش ہوگی کہ جس قدر ممکن ہو سکے اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کی اس خدمت کو واضح کیا جائے جس میں عالمی زبانیں بالعموم اور برصغیر کی مقامی زبانیں بالخصوص قابل توجہ رہیں گی۔ اردو کے علاوہ دیگر عالمی زبانوں میں بھی قرآن مجید کے منظوم ترجمے کی روایت نظر آتی ہے البتہ جس قدر اردو میں یہ کام ہوا ہے وہ خیر کثیر کسی اور زبان کے حصے میں نہیں آسکا۔

معروف بین الاقوامی زبانوں میں منظوم تراجم قرآن

منثور تراجم قرآن دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں ناصرف موجود ہیں بلکہ متعدد بار ہوئے ہیں اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے لیکن منظوم ترجمے کی روایت بین الاقوامی زبانوں میں یکساں طور پر موجود نہیں ہے بعض زبانوں پر اسلامی تہذیب کا گہرا اثر ہے تو ان میں علوم اسلامیہ پر خامہ فرسائی بھی اسی قدر پائی جاتی ہے جیسے عربی، فارسی اور اردو کا معاملہ ہے اس کے برعکس دیگر زبانیں جن کے بولنے والے کلی یا اکثریتی طور پر اسلام سے وابستہ نہیں ہیں تو ان میں علوم اسلامیہ پر علمی کام تو ضرور ہوا ہے لیکن ان زبانوں کے ادبی شہ پاروں میں وہ جھلک نظر نہیں آتی۔ یہاں پر حتی الوسع بین الاقوامی زبانوں میں موجود منظوم تراجم قرآن کی روایت کی نشان دہی کی جائے گی۔

عربی زبان میں منظوم تفسیر کی روایت

قرآن مجید کی اپنی پہلی زبان جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا ہے وہ اب بھی ایک بین الاقوامی زبان ہے۔ تراجم کی روایت اس بات پر گواہ ہے کہ وہ ہمیشہ اجنبی زبانوں میں ہوتے ہیں لھذا قرآن چونکہ خود عربی مبین میں ہے اس لیے اس کے ترجمے کی حاجت کبھی محسوس نہیں کی گئی اور عربی ادب میں قرآن مجید کی بلاغت، فصاحت اور سلاست معجزے کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اس سے بہتر کا امکان محال ہے اور علمائے سلف نے بقول حاجی خلیفہؒ

اس کو پسند بھی نہیں کیا۔[1] اس کے باوجود تفسیر اور متعلقات قرآن کے حوالے سے منظوم کاوش نظر آتی ہے جس کا ثبوت ساتویں صدی ہجری میں ابو محمد عبدالعزیز بن احمد شافعی، دمیری معروف دیرینیؒ[2] کی منظوم تفسیر قرآن "التيسير في علوم التفسير" ہے۔[3] دار الفکر بیروت سے اس کی اشاعت بھی ہوئی ہے، مترجم نے اس کی تکمیل کا سن 673ھ بتایا ہے اور کل اشعار کی تعداد 3243 بنتی ہے۔ مختلف آن لائن لائبریریوں میں اس کا مخطوطہ موجود ہے۔ اس کو تفسیر منظوم بھی کہا گیا ہے، موصوف نے غریب القرآن بھی نظم میں ہی لکھی ہے۔[4]

آٹھویں صدی میں ابو العباس احمد بن ناصر بن خلیفہ باعونی[5] کی منظوم تفسیر "نظم فی التفسیر" منظر عام پر آئی۔[6] جس کو نظم التفسیر بھی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ باعونی نے اس میں قرآن مجید کی تفسیر کو

---

[1] ۔ حاجي خليفة، مصطفى بن عبد الله كاتب ،جلبي، القسطنطيني، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون ، مكتبة المثنى - بغداد ، 1941م عدد الأجزاء: 6 ،1/ 454

ḥāğy ẖlyfẗ, mṣṭfy bnʿbd āllh kātb, ğlby, āl-qsṭnṭyny, kšf āl-ẓnwnʿn āsāmy ālktb wālfnwn, mktbẗ āl-mṯny-bġdād, 1941mʿdd ālāğzā: 6,1/ 454

[2] عبد الْعَزِيز بن أَحْمد بن سعيد الدَّمِيرِيّ الديريني. الشَّيْخ الزَّاهِد الْقدْوَة الْعَارِف صَاحب الْأَحْوَال والكرامات والمصنفات وَالنّظم الْكثير نظم التَّنْبِيه وَالْوَجِيز وغريب الْقُرْآن وَغير ذَلِك وَله تَفْسِير فِي مجلدين منظوم. الولادة613 هـ، العمر81، الوفاة-مصر عام 694 هـ

ʿbd ālzyz bn āḥmd bnsʿyd āldmyry āl-dyryny. Āl-šyẖ āl-zāhd ālqdwẗ ālʿārf ṣāḥb āl-āḥwāl wālkrāmāt wālmṣnfāt wālnẓm āl-kṯyr nẓm āl-tnbyh wālwğyz wġryb ālqrān wġyr ḏlk wlh tfsyr fy mğldyn mnẓwm. Āl-wlādẗ 613 h-, ālʿmr81, ālwfāẗ-mṣrʿām 694 h-

[3] الحافظ، شمس الدين محمد بن على بن احمد،الداؤدى، طبقات المفسرين،دارالباز لمشر والتوزيع، مكة المكرمة، ب ت،312/01

Āl-ḥāfẓ, šms āldyn mḥmd bnʿly bn āḥmd, āl-dāwdy, ṭbqāt āl-mfsryn, dārālbāz lmšr wāltwzyġ, mkẗ ālmkrmẗ, bt, 01/312

[4] السبكي، عبد الوهاب بن تقي الدين، تاج الدين، طبقات الشافعية الكبرى، الناشر: هجر للطباعة والنشر والتوزيع الطبعة: الثانية، 1413هـ ،8/ 199

Āl-sbky,ʿbd āl-whāb bn tqy āl-dyn, tāğ āl-dyn, ṭbqāt āl-šāfʿyẗ āl-kbry, āl-nāšr: hğr llṭbāʿẗ wālnšr wāltwzyʿ ālṭbʿẗ: āl-ṯānyẗ, 1413 h -,199 /8

[5] الباعوني: شهاب الدين أبو العباس أحمد بن ناصر. قاضي القضاة المولود بالناصرة سنة 752 هـ والمتوفى بقاسيون سنة 816۔

ālbāʿwny: šhāb āldyn abw ālʿbās aḥmd bn nāṣr. qāḍy āl-qḍāẗ āl-mwlwd bālnāṣrẗ snẗ752 h-. wālmtwfy bqāsywn snẗ-816

[6] فهرست مصنفات تفسيرالقرآن الكريم ، مركز الدراسات القرآنية،مجمع الملک فهد للطباعةالمصحف الشريف،1424هـ،ه1298/3

fhrst mṣnfāt tfsyr āl-qrān āl-krym, mrkz āl-drāsāt āl-qrānyā, mğmʿāl-mlk fhd llṭbāʿẗālmṣḥf ālšryf, 1424A, h1298/3

منظوم کیا ہے۔[7] دسویں صدی ہجری میں بدر الدین محمد بن رضی الدین محمد، عامري،شافعی [8] نے " التيسير في التفسير" کے نام سے منظوم تفسیر قرآن رقم کی۔[9] گیارہویں صدی ہجری میں ابو الهدیٰ فتح اللہ بن محمود انصاری،شافعی[10]، نے " منظومة في أسماء الفاتحة وتفسيرها وإعرابها" تحریر کی جس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کو نظم کیا گیا۔[11] اسی صدی ہجری میں ابو الحسن علی بن عبدالواحد بن محمد بن عبداللہ انصاری،جزائری [12] نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 189 تک منظوم تفسیر لکھی اور موصوف کی اس کے علاوہ بھی ایک منظوم تفسیر کا تذکرہ ملتا ہے۔ متقدم کا نام ہے "نظم تفسير القرآن" لیکن متاخر کا نام معلوم نہ ہو سکا۔[13]

---

[7] ـ ابن حجر، أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر، أبو الفضل، العسقلاني، إنباء الغمر بأبناء العمر، المجلس الأعلى للشئون الإسلامية - لجنة إحياء التراث الإسلامي، مصر عام النشر:1389هـ، 1969م ،20/3

ābn ḥğr, āḥmd bnʿly bn mḥmd bn āḥmd bn ḥğr, ābw āl-fḍl, ālʿsqlāny, ānbāʾ ālġmr bābnāʾ ālʿmr, ālmğls ālāʿly llšywn ālāslāmyẗ-lğnẗ aḥyāʾāltrāṯ āl-āslāmy ،mṣr ʿām ālnšr:1389h ،-1969m ،3/20

[8]ـالشيخ بدر الدين محمد بن رضي الدين محمد العامري الشافعي، الولادةدمشق-سورياعام904هـ،العمر80، أماكن الإقامة -بلاد الروم، حلب-سوريا، دمشق-سوريا، الوفاةدمشق-سوريا عام 984 هـ

Āl-šyẖ bdr āldyn mḥmd bn rḍy āl-dyn mḥmd ālʿāmry ālšāfʿy, āl-wlādẗdmšq-swryāʿām904h, ālʿmr80, āmākn āl-āqāmẗ-blād āl-rwm, ḥlb-swryā, dmšq-swryā, āl-wfāẗdmšq-swryā ʿām 984h

[9]ـ كشف الظنون؛ لحاجي خليفة،454/1

kšf āl-ẓnwn, lḥāğy ẖlyfẗ, 454/1

[10]ـفتح الله بن محمود بن محمد العمري الأنصاري البيلوني: أديب، من أهل حلب. له " ديوان شعر ورسالة في أدوية الطاعون و حاشية على تفسير البيضاوي ومجاميع،الولادة977 هـ، الوفاة: 1042 هـ، العمر:65، أماكن الإقامة حلب-سوريا۔

ftḥ āllh bn mḥmwd bn mḥmd ālʿmry āl-ānṣāry āl-bylwny: ādyb, mn āhl ḥlb. lh "dywān šʿr wrsālẗ fy ādwyẗ ālṭāʿwn w ḥāšyẗ ʿly tfsyr āl-byḍāwy wmğāmyʿ, āl-wlādẗ 977h, āl-wfāẗ, 1042 h, ālʿmr:65ā, mākn āl-āqāmẗ ḥlb-swryā

[11]ـفهرست مصنفات تفسير القرآن الكريم 1270/3

fhrst mṣnfāt tfsyr āl-qrān āl-krym 3/1270

[12]ـ أبو الحسن علي بن عبد الواحد بن محمد بن سراج السجلماسي الجزائري الأنصاري: نسبه يرتفع إلى سيدنا سعد بن عبادة رضي الله عنه الإمام الحافظ المتفنن المحدّث الإخباري المؤلف، الولادة غير معروف، أماكن الإقامة سجلماسة-المغرب ، فاس-المغرب-مصر، الوفاة: الجزائر العاصمة-الجزائر عام 1057هـ

ābw ālḥsnʿly bnʿbd āl-wāḥd bn mḥmd bn srāğ āl-sğlmāsy āl-ğzāyry āl-ānṣāry:nsbh yrtfʿ āly sydnāsʿd bn ʿbādẗ rḍy āllhʿnh āl-āmām āl-ḥāfẓ āl-mtfnn āl-mḥdṯ āl-āẖbāry āl-mwl, āl-wlādẗ ġyr mʿrwf, āmākn āl-āqāmẗ sğlmāsẗ-ālmġrb ،fās-ālmġrb-mṣr ،ālwfāẗ: ālğzāyr ālʿāṣmẗ-ālğzāyr ʿām 1057A

[13]ـالمحبي ، محمد أمين بن فضل الله بن محب الدين بن محمد المحبي الحموي الأصل، الدمشقي،خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر ،الناشر: دار صادر - بيروت عدد الأجزاء: 4،ب ت، 173/3

بارہویں صدی ہجری میں عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، حنفی، دمشقی[14] نے پانچ ہزار اشعار پر مشتمل سورہ توبہ تک قرآن مجید کی منظوم تفسیر لکھی جس میں تائے تانیث کو قافیہ بنایا ہے اور اس کا" بَواطن القرآن ومواطن العرفان "نام رکھا ہے۔[15] اسی صدی ہجری میں شمس الدین محمد بن سلامت الضریر اسکندری[16] نے دس جلدوں میں "تحفة الفقير في بعض ما جاء في التفسير" جیسا شاہکار اس روایت کے دامن میں داخل کیا۔[17] چودھویں صدی ہجری میں احمد بن محمد بن احمد بن المختار بن احمذی، حسنی[18] کی "مراقي الأوّاه في تدبُّر كتاب الله" کے نام سے 8300 اشعار پر غیر مطبوعہ منظوم تفسیر ہے۔[19]

ālmḥby, mḥmd āmyn bn fḍl āllh bn mḥb āl-dyn bn mḥmd āl-mḥby āl-ḥmwy ālāṣl, āl-dmšqy, ẖlāṣẗ ālāṯr fy āʿyān ālqrn ālḥādyʿšrā ālnāšr: dār ṣādr-byrwt ʿdd ālāǧzāʾ:4,b t, 3/173

[14] ـعبد الغني بن إسماعيل بن عبد الغني النابلسي الدمشقي الحنفي (1050 هـ - 1143 هـ / 1641 - 1731م) شاعر شامي وعالم بالدين والأدب ورحالة مكثر من التصنيف. ولد ونشأ وتصوف في دمشق. قضى سبع سنوات من عمره في دراسة كتابات "التجارب الروحيّة" لِفُقهاء الصوفية. وقد تعدّدت رحلاته عبر العالم الإسلامي، إلى إسطنبول ولبنان والقدس وفلسطين ومصر والجزيرة العربية وطرابلس وباقي البلاد السورية. استقر في مدينته دمشق وتوفي فيها.
ʿbd ālġny bn āsmāʿyl bnʿbd ālġny ālnāblsy āldmšqy ālḥnfy (1050 h1731/1641 /1143-m)

[15] ـأبو الفضل ، محمد خليل بن علي بن محمد بن محمد مراد الحسيني،سلك الدررفي أعيان القرن الثاني عشر ،الناشر: دار البشائر الإسلامية، دار ابن حزم الطبعة: الثالثة، 1408 هـ - 1988 م عدد الأجزاء: 4 ،30/3
ābw ālfḍl, mḥmd ẖlyl bnʿly bn mḥmd bn mḥmd mrād āl-ḥsyny, slk āl-drr fy āʿyān āl-qrn ālṯānyʿšr, āl-nāšr:dār ālbšāyr āl-āslāmyẗ, dār ābn ḥzm āl-ṭbʿẗ:ālṯālṯẗ,1408 1988 m ʿdd ālǧzāʾ: 4، 3/30

[16] ـمفسر، شاعر، مشارك في بعض العلوم. من أهل الإسكندرية. تعلم بالقاهرة، وتوفي بمكة.
-mfsr ،šāʿr ،mšārk fy bʿḍ ālʿlwm. mn أhl ālإskndryة. tʿlm bālqāhrẗ ،wtwfy bmkة

[17] ـعادل،نويهض،معجم المفسرين «من صدر الإسلام وحتى العصر الحاضر»،الناشر: مؤسسة نويهض الثقافية للتأليف والترجمة والنشر، بيروت - لبنان الطبعة: الثالثة، 1409 هـ - 1988 م عدد الأجزاء: 2، 533/02
ʿādl،nwيهḍ،mʿǧm ālmfsryn «mn ṣdr ālإslām wḥtى ālʿṣr ālḥāḍr»،ālnāšr: mؤsst nwyhḍ ālṯqāfyẗ lltأlyf wāltrǧmẗ wālnšr ،byrwt - lbnān ālṭbʿẗ: ālṯālṯẗ1409 ، h1988 - - m ʿdd ālأǧzāʾ: 2 ،02/533

[18] ـهو العلامة أحمدو بن محمدو بن أحمدو بن المختار بن أحمذي الحسني اليوسفي وأمه زينب بنت الشيخ محمدو بن حبيب الله بن أغربط،ولد سنة 1290 -1874 عند أخواله بقرية بوتويشطية،و مات في 1968 في بلدة سند بمقاطعة الركيز، ودفن عند مقبرة الفرش ببلدة انيطة قرب والديه وإخوته.
-hw ālʿlāḥmdw bn mḥmdw bn ḥmdw bn ālmẖtār bnḥmḏy ālḥsny ālywsfy wmh zynb bnt ālšyẖ mḥmdw bn ḥbyb āllh bn ġrbṭ،wld snẗ1874- 1290 ʿnd ẖwālh bqryẗ bwtwyšṭyẗ،w māt fy 1968 fy bldẗ snd bmqāṭʿẗ ālrkyz ،wdfn ʿnd mqbrẗ ālfrš bbldẗ ānyṭẗ qrb wāldyh wẖwth.

[19]. Tabrenkout,العلامة الشيخ أحمدو بن أحمذية الحسني الشنقيطي, Date published: December 08, 2021, Date accessed: June 9, 2022, http://www.tabrenkout.com/?p=41056
Tabrenkout, ālʿlām ālšyẖ أḥmdw bn ḥmḏ ālḥsny ālšnqyṭy, Date published: December 08, 2021, Date accessed: June 9, 2022, http://www.tabrenkout.com/?p=41056

یہ عربی زبان میں منظوم تفاسیر ہیں کیونکہ عربی میں ترجمہ کی روایت وجود ہی نہیں رکھتی اور تفسیر کی روایت بہت ہی بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ متعلقات قرآن کی منظومات اپنے مزاج کے لحاظ سے اس بحث سے خارج ہیں لھذا ان کا تذکرہ بلاوجہ طول کے مترادف ہے۔

فارسی زبان میں منظوم تراجم قرآن و تفاسیر

عربی کے بعد فارسی کو دوسری اسلامی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے اس لیے علوم اسلامیہ کا ایک متعدد بہ حصہ اس زبان سے حسن تعبیر کا درجہ حاصل کر چکا ہے، عربی زبان کی طرح اس کو عام بول چال کے ساتھ ساتھ علوم و فنون کی زبان ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جہاں تک منظوم تراجم قرآن کی بات ہے تو یہ ایک فطری امر ہے کہ جس زبان میں شعر گوئی کا رجحان بام عروج کو چھو رہا ہو وہاں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کتاب عظیم کے خدام اسے اپنے تصرف میں نہ لائیں اور اس زبان کو اتنے بڑے شرف سے محروم رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کی طرح فارسی میں بھی قرآن مجید کے منظوم تراجم متعدد بار مختلف مترجمین نے کیے ہیں۔

1306ھ میں صفی علی شاہ نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا جسے "ترجمہ منظوم صفی علی شاہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے یہ ترجمہ لتھوگرافی[20] کے فن کو بروئے کار لاتے ہوئے شائع کیا گیا ہے۔[21] دوسرا منظوم ترجمہ 1376ھ میں امید مجد نے کیا جو مترجم کی رہنمائی میں نیشاپور سے اسی سال شائع ہوا جسے **"قرآن مجید باترجمہ منظوم امید مجد"** کا عنوان دیا گیا ہے[22]، موصوف کی یہ کاوش وڈیو اور آڈیو میں انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔[23] اسی طرح 1380ھ میں محمد شائق نے **"القرآن الکریم، ترجمہ منظوم"** کے نام سے یہ خدمت سر انجام دی۔ اسی سال فؤاد پریس نے تہران سے اس کو شائع کیا۔[24] اس کے ایک سال بعد 1381ھ کو سید محمد علی محمدی موسوی جزائری نے **"ترجمہ**

---

[20]۔ لتھوگرافی، ایک طباعت کے طریقہ کار کے طور پر، جرمن الوائس سینیفیلڈر نے 1796 میں ایجاد کی تھی۔

[21]۔ ناجی اصفہانی، حامد، ترجمہ منظوم صفی علی شاہ، مجلہ بینات، شمارہ 50-49، 1385ھ

nāğy āṣfhāny,ḥāmd,trğmh mnẓwm ṣfy ʿly šāh, mğlh bynāt, šmārh49-50 ,1385 AH

[22]۔ فرہنگی سہیلا، بررسي سبک شناسي ترجمہ منظوم قرآن امید مجد از دید گاہ زباني، تابستان 1396ھ، دورہ 10، شمارہ 2

frhngy shylā, brrsy sbk šnāsy trğmh mnẓwm qrān āmyd mğd āz dydgāh zbāny, tābstān 1396Ah, dwrh 10, šmārh:2

[23]۔ فولادوند، محمد مہدی، قرآن مجید باترجمہ منظوم امید مجد، مجلہ بینات، شمارہ 50-49، 1385ھ

Fwlādwnd, mḥmdmhdy, qrān mğyd bā trğmh mnẓwm āmyd mğd, mğlh bynāt, šmārh49-50, 1385AH

[24]۔ شائق، محمد، القرآن الکریم، ترجمہ منظوم، مجلہ بینات، شمارہ 49-50، 1385ھ

Šāyq, mḥmd, āl-qrān ālkrym, trğmh mnẓwm, mğlh bynāt, šmārh :49-50,1385 AH

منظوم قرآن کریم" کے نام سے ترجمہ کیا جو موسسہ انتشارات حضرت معصومہ نے قم سے شائع کیا ہے۔[25] اس کے بعد اشاعت کے لحاظ سے رضا ابو المعالی کا منظوم ترجمہ آتا ہے جو کہ خاص پریس تہران نے 1383ھ میں شائع کیا ہے اس کے لیے مترجم نے عنوان کیا رکھا ہے وہ معلوم نہ ہو سکا۔[26] اس کے ٹھیک ایک برس بعد 1384ھ میں سارا شمیزی نے "**گنج حکیم**" کے نام سے منظوم ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی۔[27] اسی سال عباس احمدی نے "**القرآن الکریم**" کے عنوان سے منظوم ترجمے کی روایت میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔[28] اسی سن کا تیسرا منظوم ترجمہ شہاب تشکری آرانی نے "**قرآن کریم باترجمہ شعر فارسی**" جیسا اعزاز اپنے نام کیا جس کی طباعت 1384ھ میں ہی پگاہ اندیشہ پریس تہران سے ہوئی۔[29] اس سن کا چوتھا منظوم ترجمہ بھی "**القرآن الکریم**" کے عنوان سے کرم خدا امینیان نے کیا جو اسوہ پریس قم نے شائع کیا۔اسی سال کا پانچواں منظوم ترجمہ رستم کوشان نے کیا جو موسسہ خدمات علمی و آموزشی رزمندگان اسلام، تہران نے شائع کیا۔اس برس کا چھٹا منظوم ترجمہ عباس حداد کاشانی کی کاوش ہے جو حافظ نوین نے تہران سے طبع کروایا آخری تینوں منظوم تراجم کے نسخے سایت رسمی سازمان اسناد و کتابخانہ ملی میں موجود ہیں۔[30] برصغیر میں فارسی تراجم و تفاسیر کی پوری تاریخ میں ایک منظوم تفسیر "نظم الجواہر" منظوم فارسی میں موجود ہے جس کا اعزاز ولی اللہ بن مفتی سید احمد علی حسنی کو حاصل ہوا آپ کا سن وفات 1249ھ ہے۔[31]

---

[25]۔ علی محمدی، سید محمد، ترجمہ منظوم قرآن کریم، مجلہ بینات، شمارہ49-50، 1385ھ

ʿlymḥmdy, sydmḥmd, trğmh mnẓwm qrān krym, mğlh bynāt, šmārh :49-50, 1385AH

[26]۔ آذر نوش، آذر تاش، ترجمہ ھای فارسی قرآن، در دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، تہران، 1387ھ، ص:81-82

aḏrnwš, āḏrtāš, trğmhhāy fārsy qrān, dr dāyrẗ ālmʿārf bzrg āslāmy, mrkz dāyrẗ ālmʿārf bzrg āslāmy, thrān, 1387AH, P.81-82

[27]۔ شمیزی، سارا، گنج حکیم، مجلہ بینات، شمارہ49-50، 1385ھ

Šmyzy, sārā, gnğ ḥkym, mğlh bynāt, šmārh :49-50,1385 AH

[28]۔ احمدی، عباس، القرآن الکریم، مجلہ بینات، شمارہ49-50، 1385ھ

āḥmdy, ʿbās, āl-qrān ālkrym, mğlh bynāt, šmārh :49-50,1385 AH

[29]۔ تشکری آرانی، شہاب، قرآن کریم باترجمہ شعر فارسی، مجلہ بینات، شمارہ49-50، 1385ھ

Tškryārāny, šhāb, qrān krym bā trğmh šʿr fārsy, mğlh bynāt, šmārh :49-50،1385AH

[30]۔ روحانی، محمد حسین، ترجمہ قرآن، در دایرۃ المعارف تشیع، تہران، 1390ھ، 215/01

rwḥāny, mḥmdḥsyn, trğmh qrān, dr dāyrẗālmʿārf tšyʿ, thrā n,1390AH ,215/01

[31]۔ نقوی، جمیل، اردو تفاسیر (کتابیات) پنجابی منظوم تفاسیر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، فروری 1992ء ص:154

ان گیاراں منظوم تراجم وتفاسیر قرآن کے علاوہ فارسی میں چند جزوی تراجم بھی ہوئے ہیں۔ جیسے **محمد رضا** حاجی پور کا ترجمہ "**ترجمہ آیات قرآن کریم بہ نظم: سورہ حمد وبقرہ و آل عمران**" ہے۔[32] اسی طرح تیسویں پارے کا منظوم ترجمہ فارسی کے خاص لہجے لکی میں فردوس برق افکن نے کیا ہے جس کا عنوان "**ترجمہ تفسیر گونہ جزء سی ام قرآن کریم بہ نظم زبان لکی**" ہے۔[33] اسی طرح مولانا محمد شاکر صالح نے سورہ یٰس کی فارسی میں منظوم تفسیر نواب امیر حبیب اللہ خان والی ریاست خاران کی فرمائش پر 231 اشعار میں لکھی اور اس میں 71 اشعار مخمس کی ہیئت میں مدح رسول میں لکھے، مترجم نے اس کا نام "**تفسیر منظوم لاثانی- مبین آیات فرقانی**" رکھا اور عربی میں اس کو "**النور المبین والدر الثمین**" کا عنوان دیا، 17 رجب المرجب 1344ھ بمطابق 1925ء کو اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور سے طبع ہو کر خاران بلوچستان سے شائع ہوئی۔[34] یہاں بغرض اختصار مترجمین کے تراجم (سوانح) کو رقم نہیں کیا لیکن ہر ایک مترجم اور ترجمہ پر لکھے گئے ایک تحقیقی مضمون میں ان کا تفصیلی تعارف درج ہے جو بینات شماروں میں ملاحظہ ہو۔ ہمارے ہاں جیسے کلام اقبالؒ کو قرآن پاک کی منظوم ترجمانی تصور کیا جاتا ہے۔[35] اسی طرح فارسی میں بھی علامہ روم کی مثنوی کو یہی درجہ دیا جاتا ہے۔[36]

انگریزی زبان میں منظوم تراجم قرآن

انگریزی زبان میں منظوم ترجمے کی روایت شاید اس لیے بھی مقبول نہیں کہ وہاں بائبل کے انگریزی تراجم پر اہل کلیسا کے رد عمل نے حساسیت پیدا کر دی تھی جس کی تفصیل منظوم تراجم کی مذہبی روایت میں گذر چکی ہے لھذا

32۔ حاجی پور، محمد رضا، ترجمہ آیات قرآن کریم بہ نظم: سورہ حمد وبقرہ و آل عمران، ناشر: نظام الدین نوری، 1377ھ

ḥāğypwr, mḥmdrḍā, trğmh ayāt qrān krym bh nẓm: swrh ḥmd w bqrh w ālʿmrān, nāšr: nẓāmāldyn nwry,1377 AH

33۔ افکن، فردوس برق، ترجمہ تفسیر گونہ جزء سی ام قرآن کریم بہ نظم زبان لکی، ناشر: نگاران نور، 1395ھ

ā fkn, frdws brq, trğmh tfsyrgwnh ğzʾ syām qrān krym bh nẓm zbān lky, nāšr: ngārān nwr, 1395AH

34۔ کوثر، انعام الحق، پروفیسر، ڈاکٹر، بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر، فکر و نظر اسلام آباد، 1999ء جلد 36، شمارہ 3-4۔

Kwṯr, ānʿām ālḥq, Prwfysr. ḍāktr, blwchstān myn qrān mğyd ky trāğm wtfāsyr, fkr wnẓr āslām ābād, 1999ʾ ğld 36, šmārh-3-4

35۔ محمد بدیع الزماں، اقبال کے کلام میں قرآنی تلمیحات اور قرآنی آیات کے منظوم ترجمے، دانش بکڈپو، فیض آباد، یوپی، 1995

mḥmd bdyʿālzmān, āqbāl kyklām myn qrāny tlmyḥāt āwr qrāny āyāt ky mnẓwm trğmy, dānš bkdpw, fyḍ ābād, ywpy,1995

36. Poshtdar, Ali Mohammad, Versified Translation of the Qur'an in Mathnavi, Translation Studies Quarterly, Tehran, and Iran.2010.

اس روایت کا وجود بھی زیادہ تر ہندوستان میں نظر آتا ہے اور اکثریت ان مترجمین کی ہے جن لسانی یا جغرافیائی تعلق اس خطے سے نہیں ہے جہاں انگریزی کو مقامی زبان کا درجہ حاصل ہو اور انگریزی بذات خود علوم اسلامیہ کی معروف زبان بھی نہیں ہے اس کے باوجود جہاں انگریزی میں منثور تراجم موجود ہیں اسی طرح منظوم تراجم کا بھی فقدان نہیں ہے۔ اس حوالے سے باقاعدہ جو کاوش سامنے آئی ہے اور جسے مقبولیت اور شہرت بھی ملی ہے وہ ایک ایرانی عالم فضل اللہ[37](Fazlollah Nikayin) کا انگریزی میں منظوم ترجمہ ہے۔ اس کا مترجم نے(Quran : A Poetic Translation From the Original) عنوان مقرر کیا ہے۔ موصوف نے اس علمی وادبی کام کا آغاز 1989ء میں کیا اور اس کی تکمیل 2000ء میں ہوئی۔

20 اکتوبر 2000ء میں الٹیمیٹ بک(Ultimate Book) والوں نے 1084 صفحات میں شائع کیا ہے یہ اس کی پہلی طباعت تھی۔[38] جو ایموزون پر خریداروں کے لیے آوازاں کی گئی ہے، جہاں پر قارئین کے تاثرات بھی موجود ہیں۔ 2009ء میں بشیر بک والوں نے نارتھ یارک سے اس کو شائع کیا ہے۔ جس میں عنوان مختلف ہے۔[39] راقم کے پاس اس وقت اول الذکر طباعت والا نسخہ ہے جس میں شروع سے آخر تک 1569 حواشی بھی موجود ہیں جن میں ضروری وضاحت موجود ہے جو بصورت اینڈ نوٹ درج کیے گئے ہیں۔ ان حواشی کو پڑھنے سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ مترجم نے انگریزی کے پیش رو تراجم سے کس قدر استفادہ کیا ہے۔

حیدر علی یقین اللہ جن کا بنیادی تعلق ہندوستان سے ہے اور تصوف سے وابستہ ہیں، موصوف نے انگریزی میں ایک جزوی منظوم ترجمہ(The Holy Quran in English) کے عنوان سے کیا ہے جس میں سورہ فاتحہ، سورہ فلق، سورہ الناس اور سورہ اخلاص کا منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن مجید کے خالص ترجمے کو موٹا (Bold) کر کے لکھا ہے اور باقی تفسیری اضافوں کو سادہ رکھا ہے۔ یہ جزوی منظوم ترجمہ 2012ء میں ممتاج

[37].Fazlollah Nikayin (b. 1938), Iranian-born lecturer, translator and linguist. As a professor he taught at the Islamic Azad University, Tehran in Iran and at the University of Cambridge, England. Later on he moved to Skokie, Illinois in the USA.

[38].Nikayin, Fazlollah, Quran: A Poetic Translation from the Original, the Ultimate Book, Skokie, Ill, 2000.

[39].Nikayin, Fazlollah, The Quran: The first poetic translation, Bashir Books, North York, 2009.

پبلشرز(Mumthaj Publishers) تیمل نیڈو،انڈیاسے شائع ہوا ہے جس میں صوفیانہ تفسیر بھی نثر میں درج کی گئی ہے۔[40]

ایم۔اے رحمان نے انگریزی میں قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے جس کا عنوان (An English Version Of The Holy Quran in Verse) ہے۔ موصوف بھی ہندوستانی ہی ہیں اس لیے یہ قرآن مجید انڈیا کی ایک سرکاری ویب سایٹ انڈین کلچر، گورنمنٹ آف انڈیا پر دستیاب ہے۔[41]اس میں مترجم نے مقدمہ،اظہار تشکر اور دیگر ضروری اضافے بھی منظوم انگریزی میں درج کیے ہیں۔راقم کے پاس اس وقت ایک جز موجود ہے جس کے آخر میں دوسرے جز کی اشاعت کا اشتہار موجود ہے لیکن تحقیق سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ جزوی منظوم ترجمہ ہے اور بغیر متن قرآن کے شائع کیا گیا ہے۔ای-ایچ نظام ڈومینینس(E.H Nizam's Dominions) نے اس کو طبع کیا ہے لیکن اس میں ناتو سن کا ذکر ہے اور ناہی مقام کا ذکر ہے۔ مترجم کا تعلق نارین پٹ کے سرکاری مڈل اسکول سے ہے۔یہ ترجمہ 1926ء میں (Rowjees Press) نے بھی طبع کیا تھا۔[42]

ھاشم عامر علی[43] کا ترجمہ قرآن مجید کئی عجائب فن لیے ہوئے ہے جن میں سب سے نمایاں دو پہلو ہیں ،ایک تو یہ منظوم ہے دوسرا قابل ذکر امر یہ ہے کہ یہ ترتیب مصحف یاترتیب تلاوت کے بجائے ترتیب نزولی میں لکھا گیاہے۔ جس میں مترجم نے قرآن مجید کو پانچ کتابوں میں تقسیم کیاہے اور ہر کتاب کو عنوان دیاہے۔ انگریزی میں بک جبکہ عربی میں الباب الاول، الباب الثانی وغیرہ لکھا گیاہے۔انگریزی میں اس کانام(The message of the Qur'an presented in perspective)ہے جبکہ عربی عنوان "تفسیر نزولی" لکھا گیاہے۔پہلے باب کا عنوان الفاتحہ(The Portal)ہے، اس میں سورہ فاتحہ پر ہی کلام کیا گیاہے اور انگریزی میں ہونے والے تمام

---

[40] .M.A Haider Ali Yaqeenullah. B.A, The Holy Quran in English (Poetic rendering of verses and mystic meanings), Mumthaj Publishers, Temil Nadu, India, 2012

[41] . Flipbook Content ,Indian culture, An English Version Of The Holy Quran in Verse, Date accessed: June 14, 2022, https://indianculture.gov.in/flipbook/16055

[42] .Walker,Yusuf Saleh,Qur'an Translation List (English), Date accessed: June 14, 2022, https://www.islamawakened.com/index.php/qur-an/translation-list

[43] . Hashim Amir-Ali (1903–1987) was born in Hyderabad, India, 8 May 1903 and later studied at the universities of Chicago and Cornell, USA where he earned his doctor degree in sociology. Amir-Ali was a student of Mirza Abul Fazl, another translator of the Quran into the English language. Amir-Ali strongly believed in the importance of the descending order of Qur'anic chapters. He died at Banjara Hills, Hyderabad in1987.

تراجم بھی ذکر کیے ہیں جس میں صفحے کے اوپر موٹے الفاظ میں آیت اس کے نیچے مترجم کا مختصر نام اور اس کے سامنے اس کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔ کئی لغوی، تاریخی، تقابلی اور تفسیری نکات پر علمی مواد موجود ہے۔

دوسرے باب کا عنوان الروح(The Enlightenment) ہے، اس میں 18 ابتدائی مکی سورتوں کا منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ جن کو بالکل شروعاتی کہا گیا ہے۔ اس کے بعد تیسرے باب کا عنوان الھدیٰ(The guidance) ہے اس میں اوائلی 36 مکی سورتوں کا منظوم ترجمہ ہے جس کو آسانی کے لیے مکہ کا درمیانی دور بھی کہا جا سکتا ہے۔ چوتھے باب کا عنوان الکتاب (The Book) ہے، اس میں نزولی ترتیب کے لحاظ سے آخری 36 مکی سورتوں کا منظوم ترجمہ ہے۔ پانچویں باب کو المیزان(The Balance) کا نام دیا ہے اس میں 24 مدنی سورتوں کا منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کو پانچ کتابوں میں تقسیم کرنے کے پیچھے موصوف کی توارت کے خمس موسوی کے ساتھ ایک مناسبت قائم کرنا مقصود ہے جو راقم کو ان کے کام کے مطالعے کے بعد سمجھ میں آتی ہے۔ موصوف بائبل اور مغرب دونوں سے متاثر لگتے ہیں۔ 90 سورتوں کو مکی اور 24 کو مدنی تصور کرتے ہیں یہ ان کا ایک تفرد بھی کہا جا سکتا ہے۔ Charles E. Tuttle Company نے اس ترجمے کو متعدد ممالک سے 1974ء میں شائع کیا اس کے بعد اس کی دوسری اشاعت اسی کمپنی نے 1989ء میں بھی کی ہے یہ مغربی قارئین میں مقبول ہے اس لیے آن لائن خریداری کا سلسلہ جاری وساری ہے۔[44] A. W. Sadler نے Horizons میں اس ترجمے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔[45]

تھامس میکولین(Thomas McElwain) جو کہ ایک داؤدی مذہب سے تعلق رکھنے والے بہت معروف مترجم اور شاعر ہیں۔ موصوف نے قرآن مجید کی منظوم تفسیر (The Beloved and I Volume 9: The Holy Qur'an) کے نام سے کی ہے جبکہ The Beloved and I Volume کے اس عنوان کے تحت ان کی آٹھ جلدیں اور بھی ہیں جن میں دیگر مذہبی عنوانات پر خامہ فرسائی کا ان کو شرف حاصل ہوا ہے۔

---

[44] . Hashim Amir-Ali, The message of the Qur'an presented in perspective, Charles E. Tuttle Company, Inc. of Rutland, Vermont & Tokyo,1974.

[45].Sadler, A. W, The Message of the Qur'an, Presented in Perspective. By Hashim Amir-Ali. Rutland, Vermont and Tokyo: Charles E. Tuttle, 1974,Horizons 2(1). Cambridge University Press: 180–80. doi:10.1017/S0360966900012299.

اس تفسیر میں منثور انگریزی ترجمے کے نیچے منظوم تفسیر ہے جس میں موصوف نے اپنے اعتقادات کے مطابق اس کو نظم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کے اظہار کا عنصر اس میں غالب نظر آتا ہے تو دوسری طرف سامی ادیان کے دائرے میں رہتے ہوئے وحدت ادیان کا پہلو بہت نمایاں ہے۔ Adams & McElwain Publishers نے فلینڈ سے اس کو 2005، 2006، 2010 اور 2012 میں شائع کیا ہے۔ اس میں بائبل کے ساتھ مماثلت پیدا کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے اور جابجا نام اور اصطلاحات بھی استعمال کی گئی ہیں۔ ترجمہ بھی کوئی واضح طور پر دیگر تراجم کے قریب قریب نظر نہیں آتا۔[46]

اب تک کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ انگریزی میں منظوم تراجم خواہ وہ مکمل ہوں یا جزوی یا تفسیر کی صورت میں ہوں کل 05 ہیں جن میں بیشتر کے مترجمین ہندوستانی ہیں، جو تراجم ہندوستان کے علاوہ ہوئے ہیں یا بعض ہندوستانی مترجمین بھی اس میں شامل ہیں ان پر عیسائیت اور بائبل کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ عالمی زبانوں میں یہ چند معروف زبانیں ہیں جن تک رسائی ممکن ہے اور یہ معروف بھی ہیں ان کے علاوہ دیگر بڑی زبانوں میں تراجم قرآن کی روایت تو تلاش کے بعد نظر آتی ہے لیکن منظوم کا کوئی سراغ ابھی تک نہیں مل سکا ہے۔ تحقیق کے دوران اگر ان زبانوں کا اس حوالے سے کوئی کام نظر آیا تو آخر میں متفرق زبانوں کے ساتھ ذکر کر دیا جائے گا۔

معروف مقامی زبانوں میں منظوم تراجم قرآن

برصغیر کی سب سے بڑی زبان اردو میں جس قدر کثرت کے ساتھ منظوم تراجم کی روایت ملتی ہے اسی طرح یہاں کی دیگر مقامی زبانوں میں بھی اس روایت کے آثار نظر آتے ہیں۔ مقامی زبانوں میں سے بعض زبانیں ایسی بھی ہیں کہ جن کو بولنے والے اکثر مسلمان ہیں تو ان زبانوں پر اسلامی ادب کے نقوش اس قدر گہرے ہیں کہ اب اسلامی مضامین کا تحمل ہی نہیں بلکہ حسین تعبیر بھی ممکن ہے۔ مقامی زبانوں میں بھی راقم الحروف کے لیے جو کسی قدر معروف ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے گا جس سے اس روایت کی مقبولیت اور وسعت کا اندازہ ہو سکے۔

[46] .Thomas, McElwain, The Beloved and I Volume 9: The Holy Qur'an, Adams & McElwain Publishers, Puijonrinne 7, 70200 Kuopio, Finland,2012.

سندھی زبان میں منظوم تراجم قرآن

سندھی زبان کو مقامی زبانوں کے مقابلے میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلا قرآن مجید کا ترجمہ سندھی زبان میں ہوا[47]،اسی طرح علوم اسلامیہ پر خامہ فرسائی کا رواج اس میں اس لیے بھی راسخ ہے کہ یہ باب الاسلام[48] کی سب سے بڑی اور نمایاں زبان ہے جس کا رسم الخط بھی عربی سے مستعار ہے۔[49] اس زبان پر عربی زبان کا اتنا گہرا اثر ہے کہ اس کو عربی زبان کی بہن تک کہا گیا یہی وجہ ہے کہ اس زبان میں عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ نے اس قدر مقام حاصل کر لیا ہے کہ اب وہ اسی زبان کے الفاظ کہلاتے ہیں۔[50]

جہاں تک سندھی زبان میں منظوم تراجم کا تعلق ہے تو سندھ میں بھی برصغیر کا عمومی مزاج موجود ہے اور یہاں پر بھی شعر و شاعری کے ساتھ ذوق اپنے بام عروج کو چھو رہا ہے۔270ھ میں مہروک بن رائق راجہ الور کو اسلام کا تعارف نظم کی صورت میں پیش کیا گیا تھا اور اسی نظم سے متاثر ہو کر انہوں نے خفیہ طور پر اسلام قبول کیا اور والی منصورہ (سندھ) کو لکھا کہ وہ اسی عراقی عالم کو جس نے یہ نظم لکھی ہے میرے پاس بھیج دے۔ والی منصورہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز نے اس شاعر اور ادیب کو راجہ کے پاس بھیجا اور راجہ نے ان سے قرآن مجید کا ترجمہ کروایا جس سے راجہ بہت متاثر ہوئے اور انعام واکرام سے نوازا۔[51] مترجم چونکہ شاعر تھے اور راجہ بھی نظم کو پسند کرتے تھے

---

[47] ۔ الرامهرمزی ،بزرگ بن شہریار ،عجائب الہند ، هيئة ابو ظبى للثقافة والتراث، مكتبة الوطنية،2010،ص 12

rwḥāny, mḥmdḥsyn, trğmh qrān, dr dāyrẗālm῾ārf tšy῾, thrān, 1390AH, 215/01

[48]۔ برصغیر میں اسلام سندھ کے راستے سے داخل ہوا خواہ وہ فتوحات، تبلیغ اور تجارت کے ذریعے ہو اولیت ہر اعتبار سے اس خطے کو حاصل ہے اس لیے تاریخ میں اس کو باب الاسلام کا نام دیا گیا۔

[49]۔ سندھی ترمیم شدہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے، سندھی کے عربی رسم الخط لکھنے والے ابوالحسن سندھی ہیں سندھی میں کل 52 حروف تہجی ہیں۔ عربی حروف کے علاوہ اس میں دوسرے آریائی حروف بھی شامل ہیں۔ اس رسم الخط کی انیسویں صدی میں ہندوستان کے برطانوی دور حکومت میں حوصلہ افزائی کی گئی۔ بھارت میں معیاری عربی رسم الخط کے علاوہ دیوناگری رسم الخط بھی رائج ہے،1948ء سے رائج کیا گیا۔

[50] ۔ مبارکپوری، محمد اطہر، قاضی،رجال الهند والسند(اردو ترجمہ از عبدالرشید بستوی، ہند اور سندھ کی عظیم شخصیات)، مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، کراچی،2005ء، ص:357

Nqwy, ğmyl, ārdw tfāsyr(ktābyāt)pnğāby mnẓwm tfāsyr, mqtdrh qwmh zbān, āslām ābād, frwry1992 ͗ P.154

[51]۔ مہر، امیر الدین، برصغیر میں قران مجید کا پہلا ترجمہ، فکر و نظر، اسلام آباد، 1993، شمارہ 04، جلد 30۔

Mhr, āmyr āldyn, brṣġyr myn qrān mğyd kā phlā trğmh, fkr wnẓr, āslām ābād, 1993, šmārh :04, ğld 30.

اس سے یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ لفظی، پھیکا، علمی یا بے رنگ نہیں ہو گا بلکہ ادبی اور منظوم پیرائے میں پیش کیا گیا ہو گا۔[52]

محققین شاہ ولی اللہؒ کے ترجمے کو برصغیر کا پہلا فارسی ترجمہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے دو سو سال قبل مخدوم نوحؒ ساکن ہالا سندھ فارسی ترجمہ قرآن مکمل کر چکے تھے جو اب مطبوعہ بھی ہے۔ یہ اولیت کا دوسرا اعزاز ہے جو سندھ کی دہرتی کو حاصل ہے[53] جس سے یہاں پر قرآن پاک پر ہونے والے کام کی قدامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔[54] اردو کے بعد سندھی زبان کو قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کے اعتبار سے باقی زبانوں پر تفوق حاصل ہے، سندھی کے بعد فارسی زبان کی باری آتی ہے جس کی ذاتی اور اسلامی دونوں عمریں سندھی سے بڑی ہیں۔[55]

جہاں تک منظوم ترجمے کی روایت کا معاملہ ہے تو اس کا پہلا نمونہ شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج منصورہ سندھ کے کتب خانے میں موجود **پارہ الم** کا منظوم ترجمہ ہے یہ مخطوطے کی صورت میں موجود ہے جس پر مترجم کا نام اور دیگر تفصیلات درج نہیں ہیں البتہ اس کی کتابت اور لسانی قدامت سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بہت ہی پرانا منظوم ترجمہ ہے۔[56] منظوم ترجمہ و تفسیر کا معروف و معلوم نمونہ جو اولیت کا درجہ رکھتا ہے وہ مخدوم مولانا محمد ھاشم ٹھٹوی[57] کی قدیم سندھی نظم میں لکھی گئی **تفسیر ھاشمی** ہے۔ یہ دو پاروں کی تفسیر ہے جس میں پارہ تبارک الذی اور پارہ

---

[52] رجال الهند والسند، ص:358

rğāl ālhnd wālsnd, P.358

[53] بلوچستان کے علاقہ بولان ضلع کچھی کے شہر مٹھڑی میں ابوالقاسم ابن مولانا سلطان احمد نے فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ 977ھ میں کیا ہے جو کہ قلمی نسخے کی صورت میں بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کی لائبریری میں موجود ہے اس کو ہم معاصر فارسی ترجمہ کہہ سکتے ہیں۔ اس ترجمے پر تحقیق کرنے والوں نے اس شہر کو اس وقت کے سندھ کا حصہ بتایا ہے اگرچند برس پہلے ہی ہو لیکن سندھ کے اولیت والے اعزاز پر حرف گیری ممکن نہیں ہے۔

[54] مہر، امیر الدین، برصغیر میں قران مجید کا پہلا ترجمہ۔

Mhr, āmyr āldyn, brṣġyr myn qrān mğyd kā phlā trğmh.

[55] مہر، امیر الدین، قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں، فکر و نظر، اسلام آباد، 1989ء شمارہ 03، جلد 26

mhr, āmyr āldyn, qrān mğyd kysndhy trğmy āwr tfsyryn, fkrwnẓr, āslām ābād, 1989' šmārh :03, ğld26

[56] محمد سلیم، پروفیسر، سندھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر، رؤف خان پبلیشرز 16-بی ساندہ روڈ، لاہور، س ن، جلد دوم ص:188

mḥmd slym, prwfysr, sndhy zbān myn qrān mğyd ky trāğm wtfāsyr, syārhḏāyğsṫ qrān nmbr,rwf ẖān pblyšrz 16-by sāndh rwḏ.lhwr, s n, ğld dwm, P.188

[57] مخدومؒ 10 ربیع الاول 1104ھ کو ٹھٹہ سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ شاہ ولی اللہؒ کے معاصر تھے اور 150 کتابوں کے مصنف ہیں۔ 4 رجب 1174ھ کو آپ اپنے آبائی علمی و ادبی شہر ٹھٹہ میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

عم شامل ہیں۔ پارہ عم کا یہ ترجمہ و تفسیر پہلی بار کریمی پریس بمبئی سے 503 صفحات میں شائع ہوا۔ بقول مترجم و مفسر انہوں نے یہ کام 17 شعبان 1162ھ کو شروع کیا تھا۔ بعد ازیں مولانا حاجی احمد خان ابڑو نے اس کے رسم الخط کو جدت دی اور فردوس پریس حیدرآباد نے اس کو شائع کیا۔[58]

مخدوم عبداللہ ٹھٹوی جن کا سن وفات 1180ھ ہے انہوں نے **سورہ یوسف** کی منظوم تفسیر لکھی جو قلمی صورت میں موجود ہے۔ 1206ھ میں **پارہ عم** کی منظوم تفسیر مولوی مہرو ولد سرھو ولد موتیو ساکن پران لوئر سندھ نے کی جس کی زبان ٹھٹہ کے علماء سے مشابہت رکھتی ہے۔ 574 صفحات پر مشتمل ہے جو لیتھو میں چھپی ہے۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں قاضی عبدالکریم ساکن کھاہی کھڈڑو ضلع نوابشاہ نے **سورہ یوسف** کی منظوم تفسیر لکھی جو غیر مطبوعہ ہے۔ علامہ ہدایت علی نجفی تارک نے **تفسیر آیات مبین** کے عنوان سے 07 جمادی الثانی 1351ھ بمطابق 09 اکتوبر 1932ء قرآن مجید کی منظوم تفسیر لکھی جس کا ایک نایاب قلمی نسخہ ڈاکٹر محمد علی محمدی کی ذاتی لائبریری پنو عاقل سندھ میں دستیاب ہے جو اس وقت عاریتاً ان سے ڈاکٹر علی اکبر اسیر قریشی لیکر گئے ہیں۔

سندھی زبان میں پہلا مکمل منظوم ترجمہ قرآن بعنوان "**نورالقرآن**" مولانا حاجی احمد ملاح ولد نانگیو ملاح کی کاوش کا نتیجہ ہے ۔ منظوم تراجم قرآن کے اکثر مترجمین محض ادیب گذرے ہیں لیکن موصوف علوم اسلامیہ کے فاضل، عربی، فارسی، اردو، سرائیکی اور سندھی زبان میں بیک وقت قادرالکلام شاعر تھے۔ مقالہ ہذا کا اصل ہدف یہ منظوم ترجمہ ہے جس پر مستقل ابواب میں تحقیق پیش کی جائے گی۔ نور القرآن کے بعد سندھی زبان میں حال ہی میں **ڈاکٹر علی اکبر اسیر قریشی** نے منظوم ترجمہ مکمل کیا ہے جو کہ مہران اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ موصوف نے علامہ محمد ہدایت نجفی تارک کی شاہکار تصنیف "جواہر القرآن" جس میں منتخب آیات کا مخصوص ترتیب کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے اس کو بھی "**نورالعرفان ترجمہ جواہر القرآن (بزبان سندھی)**" کے عنوان سے منظوم کا قالب پہنایا ہے۔ تاریخی حساب سے منظوم تراجم کے ضمن میں مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی، قاضی عبدالکریم، مولانا میاں مہرودل، مولانا تاج محمد امروٹی، علامہ محمد ہدایت علی نجفی تارک اور مولانا علی محمد مہیسری قابل ذکر ہیں۔ سندھی زبان میں منظوم تراجم کے مترجمین ادب سے زیادہ دینی علوم میں اپنا تعارف رکھتے ہیں۔[59] منظوم تراجم قرآن کی تمام تر نوعیتیں ملا کر اس وقت سندھی زبان میں منظوم تراجم و تفاسیر کی تعداد 09 سے متجاوز ہے۔

---

[58]۔ قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں

[59]۔ اسیر، علی اکبر، ڈاکٹر قریشی، نورالعرفان ترجمہ جواہر القرآن (بزبان سندھی)، مہران اکیڈمی واگنودر، شکارپور، 2019، مقدمہ

پنجابی زبان میں منظوم تراجم وتفاسیر

پنجابی زبان اگرچہ علمی زبان کے طور پر معروف نہیں ہے لیکن اس میں ابلاغی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں ادبی کام کا رجحان علمی کام کی نسبت زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے۔پنجابی زبان میں نثر کے مقابلے میں نظم کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی لھذا اس زبان کے تراجم قرآن میں منثور پر منظوم کی فوقیت نظر آتی ہے۔ پنجابی دو طرح سے لکھی جاتی ہے،فارسی رسم الخط اور گورکھی یا گورمکھی رسم الخط،اول الذکر تک بہت سے قارئین کو رسائی حاصل ہے۔ خصوصًا اردو دان طبقہ اس سے بآسانی مستفید ہو سکتا ہے۔پنجابی زبان میں منظوم تراجم قرآن کی روایت کافی وسیع ہے جس میں ترجمہ سے زیادہ تفسیر کا رجحان ملتا ہے۔

1286ھ بمطابق 1869ء کو محمد بن بارک اللہ نے **تفسیر محمدی** کا آغاز کیا اور ٹھیک دس سال کے بعد 1286ھ بمطابق 1879ء کو مکمل ہوئی۔اس کا تاریخی نام موضح القرآن ہے اس میں شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمے کو فتح الرحمٰن کے نام سے پنجابی نثر میں لکھا گیا ہے اور پنجابی میں حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے، مطبع محمدی نے لاہور سے 1897ء کو 2442 صفحات میں شائع کیا۔[60] 1902ء اور 1906ء میں لاہور سے نبی بخش حلوائی کی منظوم تفسیر **"تفسیر نبوی منظوم پنجابی"** شائع ہوئی۔ جمیل نقوی نے پنجابی منظوم تراجم وتفاسیر پر اپنی کتابیات میں لکھا ہے کہ اس پر شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا تحت اللفظ ترجمہ ہے اور مترجم نے سات جلدوں پر اردو حاشیہ اور آٹھ جلدوں پر پنجابی منثور حاشیہ چڑھایا ہے، جن کو ملا کر اس کی کل 15 جلدیں بنتی ہیں اور اس کے کل صفحات 5442 ہیں۔[61] اس کے بعد 1904ء میں محمد فیروزالدین ڈسکوی نے قرآن مجید کا منظوم پنجابی میں ترجمہ کیا اور اس کے ساتھ منثور اردو کا اضافہ کیا،یہ منظوم ترجمہ مفید عام پریس سیالکوٹ نے 1904ء ہی میں شائع کیا تھا یہ اس کی دوسری اشاعت تھی ایک سال

Āsyr,ʿly ākbr, ḍāktr qryšy, nwrālʿrfān trğmh ğwāhr ālqrān(bzbān sndhy), mhrān ācedmy wāgnwdr, škārpwr, 2019, mqdmh

[60]۔نوشہروی،عبدالرؤف، قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر پاکستانی زبانوں میں،فکر ونظر،اسلام آباد1982ء شمارہ06،جلد20۔

Nwšhrwy,ʿbdālrwf, qrān krym ky trāğm wtfāsyr pākstāny zbānwn Myn, fkr wnẓr, āslām ābād 1982ʾ šmārh06, ğld 20-

[61]۔نقوی، جمیل،اردو تفاسیر (کتابیات)پنجابی منظوم تفاسیر،مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،فروری1992ء ص:147

Nqwy, ğmyl, ārdw tfāsyr(ktābyāt)pnğāby mnẓwm tfāsyr, mqtdrh qwmy zbān, āslām ābād, frwry1992ʾ P. 147

پہلے بھی اسی مطبع سے شائع ہوا تھا۔[62] اس کا سرورق عنوان "**مترجم قرآن شریف مترجم منظوم بزبان پنجابی**" ہے اس کی جزوی اشاعت میں تفسیر فروزی، باغ بہشت یا پنج سورہ جیسے عنوانات بھی دیئے گئے۔[63]

1345ھ میں قرآن مجید کا پنجابی زبان میں ایک ترجمہ مولوی دلپذیر بھیروی نے کیا اسی مناسبت سے اس کو **تفسیر دلپذیری** کہا گیا جس میں حواشی بھی پنجابی زبان میں ہی ہیں اسی سال لاہور سے شائع ہوا۔ نہایت عمدہ، سادہ زبان اور درست ترجمہ ہے۔1968ء میں عبد الغفور اسلم جالندھری کی ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک پنجابی تفسیر "**تفسیر یسیر**" 583 صفحات پر مشتمل شائع ہوئی جس میں شاہ رفیع الدین کے قرآنی ترجمے کو پنجابی منظوم کا روپ دیا گیا ہے اور اس پر حاشیہ اردو میں موجود ہے۔ کل اشعار 140948 بنتے ہیں شوکت بک ڈپو گجرات سے 1968ء میں شائع ہوا۔ ایک **نامعلوم** منظوم ترجمے کا تذکرہ رسالہ کتاب لاہور میں موجود ہے جس میں 65 ہزار اشعار کا دعویٰ کیا گیا ہے اور اس پر یہ بھی گمان ہے کہ وہ اردو کا سب سے قدیم نمونہ ہے۔ **محمد نواز ارم** نے پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔[64]

1912ء میں عبد اللہ احمدی نے "**تفسیر القرآن پنجابی منظوم**" کے نام سے قرآن مجید کی منظوم تفسیر لکھی جس میں اردو میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ دو منظوم تراجم و تفاسیر ہیں جن کے مترجمین نامعلوم ہیں۔ میاں محمد چٹھہ کی فرمائش پر صدیقی پریس لاہور نے 1313ھ میں **قرآن مجید مترجم مع مختصر تفسیر پنجابی** شائع کیا جس کے مترجم معلوم الاسم تو نہیں ہیں لیکن زبان کے اعتبار سے فاضل دکھائی دیتے ہیں۔ دوسری منظوم تفسیر ہے جس کا عنوان "**تفسیر ضیاء الایمان مع ترجمہ مرتضائی**" (منظوم) ہے۔1928ء میں کریمی پریس لاہور نے ایک منظوم پنجابی ترجمہ زیر متن اردو شائع کیا جس میں 10 پاروں کا ترجمہ کیا گیا ہے اس کا مترجم مذکور نہیں ہے لیکن اس کے نام "**حبیب التفاسیر معروف بہ تفسیر نعمانی**" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی حبیب اللہ کی کاوش ہے کیونکہ اسی انداز میں مولوی محمد حبیب اللہ کا منظوم ترجمہ سورہ فاتحہ 70 صفحات میں حمیدیہ اسٹیم پریس لاہور سے شائع ہوا تھا جس کے سرورق پر "**حبیب التفسیر معروف بہ تفسیر نعمانی**" لکھا ہوا ہے۔ عنوانات میں محض تفسیر اور تفاسیر کا فرق ہے۔ اسی ضمن میں موصوف کی ایک اور کاوش بھی سامنے آئی ہے جس کا عنوان "**رفیق الجنان تفسیر لیس الفرقان**" ہے اسلامیہ

---

[62]۔ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر پاکستانی زبانوں میں۔

qrān Krym kytrāğm wtfāsyr pākstāny zbānwn myn

[63]۔ اردو تفاسیر (کتابیات) پنجابی منظوم تفاسیر، ص:148

ārdw tfāsyr(ktābyāt)pnğāby mnẓwm tfāsyr, p.148

[64]۔ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر پاکستانی زبانوں میں۔

qrān krym kytrāğm wtfāsyr pākstāny zbānwn min

اسٹیم پریس لاہور نے 1326ھ میں 40 صفحات میں شائع کیا۔ مؤخر الذکر کا عنوان ایک دوسری اشاعت میں "تفسیر سورہ یٰس پنجابی منظوم" بھی ہے۔ اس بات کی تصدیق عبد الرؤف نوشہروی کی فہرست سے بھی ہو رہی ہے۔ انہوں نے سورہ یٰس کے ترجمے کا عنوان "تحفہ حبیب" بتایا ہے۔[65] مذکورہ بالا منظوم تراجم و تفاسیر وہ ہیں جو اکثر مکمل ہیں یا پھر کئی پاروں پر مشتمل ہیں لیکن اردو کی طرح مخصوص سورتوں کے پنجابی زبان میں منظوم تراجم و تفاسیر کثرت کے ساتھ ہوئے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔[66]

مخصوص سورتوں کے پنجابی منظوم تراجم و تفاسیر

اردو ہو یا مقامی دیگر معروف زبانیں ہوں ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ بعض قرآنی سورتوں کے منظوم تراجم و تفاسیر منثور کی طرح بکثرت ہوئے ہیں شاید عوام الناس میں ان سورتوں کی تلاوت بہت زیادہ باعث اجر و ثواب سمجھی جاتی ہے۔ ایسی سورتوں میں سر فہرست سورہ یٰس، سورہ یوسف اور سورہ رحمٰن ہیں۔ اول الذکر سورت کی فضیلت کو شہرت ملی، دوسری سورت چونکہ قصہ پر مشتمل ہے اور پھر کم علم ادیبوں نے عفت کی داستان کو ہیر ورانجھا کی داستان سمجھ لیا اور اس پر قصہ گوئی کے ہنر کو خوب آزمایا اس میں درجنوں سنجیدہ ادبی تراجم بھی شامل ہیں۔ جہاں تک مؤخر الذکر کا معاملہ ہے تو اسے اس لیے مقبولیت ملی کہ اس میں ظاہری ترکیب شاعرانہ، معنوی صورت ادیبانہ اور تلاوت میں ترنم کا جادو ساحرانہ ہونے کی وجہ سے باذوق مزاجوں کا مرکز بن کر رہ گئی۔

1321ھ میں سورہ یوسف کا منظوم ترجمہ مولوی عبد الستار نے "**قصص الحسنین یا گلزار یوسف**" کے عنوان سے کیا اور اس کے کئی ایڈیشن لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ **سورہ والضحیٰ** کی منظوم تفسیر مولوی عبد الستار معروف اکرام محمدی نے لکھی ہے، جو کافی ضخیم ہے اور 1926ء میں روٹری پرنٹنگ ورکس والوں نے 424 صفحات میں شائع کی اور بعد ازیں یہ شائع ہوتی رہی ہے۔ سورہ یوسف کی منظوم تفسیر محمد اظہر حنفی بھیروی 684 صفحات میں تحریر کی ہے جو پہلی بار لاہور سے 1909ء میں شائع ہوئی انہوں بھی اس کا نام "**قصص الحسنین معرف بہ گلزار یوسف**" رکھا ہے۔ سورہ مزمل کی منظوم تفسیر محمد دین ساکن کوٹ بدر الدین نے لکھی جو 1907ء میں نور محمد بچوانہ لاہور سے "**نور مکمل**" کے عنوان سے شائع ہوئی۔ یہ 528 صفحات پر مشتمل ہے۔ **پارہ اول کی منظوم تفسیر** مولوی عبد العزیز

---

[65] ۔ ایضًا

Ibid.

[66] ۔ اردو تفاسیر (کتابیات) پنجابی منظوم تفاسیر، ص:148

ārdw tfāsyr(ktābyāt) pnğāby mnẓwm tfāsyr, p.148

ساکن قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ نے کی جس میں تفسیر عزیزی کو پنجابی نثر میں تحریر کرنے کے بعد پنجابی منظوم میں تفسیر لکھی ہے۔1908ء لاہور سے شائع ہوا۔ مولوی محمد حسین احمد آبادی نے 1902ء میں سورہ یٰس کی منظوم تفسیر بعنوان "**تفسیر یٰس نظم بزبان پنجابی**" مکمل کی جو کہ منثور پنجابی ترجمہ بھی ساتھ لیے ہوئے ہے۔ عبد الرحمٰن خلف کی محنت سے امر تسر سے شائع ہوئی۔[67]

نور محمد نے سورہ ملک کی منظوم تفسیر "**راحت القلوب**" میں ترجمہ بھی منظوم پنجابی میں کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔1900ء میں اس کی لاہور سے اشاعت ہوئی۔ تفسیر سورہ مزمل مولوی فیض محمد کی کاوش ہے جس کا عنوان "**فیض مکمل**" رکھا گیا اس میں پنجابی منثور ترجمے کے ساتھ پنجابی منظوم تفسیر موجود ہے۔1903ء میں لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ مولوی اشرف علی نے پانچ سورتوں کی منظوم تفسیر لکھی جس کا نام "**باغ بہشت پنج سورہ مترجم**" رکھا جس میں سورہ یٰس، سورہ رحمٰن، سورہ ملک، سورہ مزمل اور سورہ النباء کی منظوم تفسیر ہے۔ یہ گلدستہ 1339ھ میں شائع ہوا۔ چراغ الدین واعظ نے **سورہ مریم** کی منظوم تفسیر لکھی جو مطبع مجددی نے شیخ عبد الرحمٰن حبیب الرحمٰن تاجران کی فرمائش پر شائع کی، اسی طرح **پارہ عم** کا ربع آخر کو دین محمد معروف میاں جان نے منثور پنجابی ترجمے کے ساتھ ساتھ منظوم پنجابی تفسیر کا روپ دیا جو دبیر ہند پریس امر تسر نے شائع کیا۔1320ھ میں عبد الحکیم نوری نے "**تفسیر آیات بیعت الرضوان**" کو منظوم پنجابی کا جامہ پہنا کر پنجابی ادب کے افتخار میں اضافہ کیا۔ محمد سلیمان ڈومیلوی نے منظوم تفسیر سورہ یوسف لکھی جس کو "**التحقیق الانیق فی قصہ یوسف الصدیق**" کا عنوان دیا اس میں زیر متن پنجابی نثر میں ترجمہ ہے اور اردو حواشی بھی چڑھائے گئے ہیں۔ غلام کبریا یا فتح آبادی نے سورہ رحمٰن کا منظوم ترجمہ "**رسالہ نورالایمان تفسیر سورہ رحمٰن**" کے نام سے جو وکٹوریہ پریس لاہور نے 61 صفحات میں شائع کیا۔ اس کے آخر میں پانچ کلموں کا منظوم ترجمہ بھی موجود ہے۔ بھوپال والا سیالکوٹ کے ساکن کرم الٰہی نے "**کتاب لاجواب تفسیر سورہ یوسف**" پنجابی منظوم میں لکھ کر 1905ء کو لاہور سے شائع کروائی۔ محمد امین پیشہ تدریس سے وابستہ ہیں، موصوف نے وارث شاہ کی ہیر کے بحر میں **سورہ یوسف** کی منظوم تفسیر 600 صفحات میں سپرد قرطاس کی ہے جو ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی ہے۔[68] علامہ خورشید کمال کی کتاب "**قرآن سانوں سمجھائے**" کو پنجابی زبان میں قرآن کا پہلا مکمل

---

[67]۔ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر پاکستانی زبانوں میں۔

qrān krym ky trāğm wtfāsyr pākstāny zbānwn min

[68]۔ اردو تفاسیر (کتابیات) پنجابی منظوم تفاسیر، ص:149

ārdw tfāsyr(ktābyāt) pnğāby mnẓwm tfāsyr, p.149

منظوم مفہومی ترجمہ قرار دیا جاتا ہے۔ قرآنی مفہوم کو پنجابی نظم میں ڈھالنے میں انھیں 12 برس لگے اور اب تک اس کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔[69]

پنجابی زبان میں مکمل، جزوی، مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کل ملا کر تقریباً30 منظوم تراجم و تفاسیر کا ذکر ملتا ہے اور یہ فہرست حتمی نہیں ہے عین ممکن ہے کہ بعض شہ پارے راقم کے علم میں نہ آسکے ہوں لیکن اب تک کی تحقیق میں یہ فہرست سب سے بڑی ہے۔ پنجابی زبان میں منظوم تراجم و تفاسیر کی تعداد اس لیے زیادہ ہے کہ ویسے بھی پنجابی زبان کے تراجم و تفاسیر کل ملا کر یہی بنتے ہیں ماسوائے چند منثور تراجم و تفاسیر کے وہ بھی چار پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پنجابی زبان میں نثر سے زیادہ نظم کو ترجیح حاصل ہے۔

پشتو زبان میں منظوم تراجم و تفاسیر

پشتو زبان بولنے والے لوگوں کا مذہبی ذوق ہر دور میں دیدنی رہا ہے اس لیے کوئی یہ تصور کر سکتا ہے کہ پشتو زبان میں علوم اسلامیہ پر خامہ فرسائی کی روایت بہت قدیم، وسیع اور کثیر الانواع ہو گی جبکہ زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ انیسویں صدی کے وسط اول تک تو قرآن مجید کے کسی ترجمے اور تفسیر کا کوئی سراغ نہیں ملتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس خطے میں انگریزی سے پہلے فارسی میں لکھنے پڑھنے کا رجحان تھا۔ صرف خواتین کی حد تک مذہبی تعلیم پشتو زبان میں موجود تھی اس پر مستزاد یہ کہ خطہ جنگ کی لپیٹ میں رہنے کی وجہ سے دیگر شعبہ ہائے حیات پر اپنی توجہ مبذول کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ مرکزیت کا فقدان تھا۔[70]

پشتو زبان میں منظوم ترجمہ کی اولین مثال **"قصب السکر فی تفسیر سورۃ الکوثر"** ہے اس کے مترجم کے متعلق تیقن کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس دور میں یہ ترجمہ ہوا ہے اس وقت علامہ ابن تیمیہؒ کا نام بھی زبان پر لانا ایک قابل سزا جرم تصور کیا جاتا تھا اور ان حالات میں مذہبی متشدد خطے میں علامہ ابن تیمیہؒ کی تفسیر کا ترجمہ اور وہ بھی منظوم! اس خطرے سے خالی کیسے ہو سکتا تھا لھذا مترجم نے گوشہ گمنامی میں عافیت محسوس کی۔ محققین نے اس ترجمے کی نسبت مولانا سید امیر حضرت جی کوٹھ (نواب سر صاحب زادہ عبد القیوم کے نانا کی طرف کی

[69].BBC News اردو, قرآن سانوں سمجھائے: پنجابی میں قرآنی مفہوم کی پہلی مکمل منظوم شکل, Date accessed: July 15, 2022, https://www.bbc.com/urdu/entertainment-40104452

[70]۔ ادریس، محمد، حافظ، پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ، سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر، رؤف خان پبلیشرز 16-بی ساندہ روڈ، لاہور، س ن، جلد دوم ص:180
Ādrys, mḥmd, ḥāfẓ, pštw ādb myn tfāsyr kā ḏẖyrh, syārh ḍāyğst qrān nmbr, rwf ẖān pblyšrz 16-by sāndh rwḏ,lāhwr, sn, ğld dwm, P.180

ہے یا ان کے مرید غالبًا ملا احمد ساکن تنگی نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ریاض ہند پریس نے 1888ء کو امر تسر سے شائع کیا ہے۔[71]

پشتو زبان میں منظوم ترجمے کا جو دوسرا نمونہ ہے وہ محض ایک تاریخی وجود رکھتا ہے جس کی تفصیل بڑی دلچسپ ہے۔ 1206ھ میں تخت ہزارہ علاقہ گوندل ضلع کیمبلپور کے ایک نابینا عالم معزالدین نے چھاچھی پنجابی میں سورہ والضحیٰ کا منظوم ترجمہ کیا جس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یہ غلام محمد کی پشتو میں منظوم **تفسیر والضحیٰ** سے ترجمہ کیا گیا ہے اور تفسیر والضحیٰ پشتو منظوم شیخ حمید الدین ناگوری کی تفسیر بحر المرجان سے اخذ کی گئی ہے۔[72] ایک نامعلوم الاسم سیاحت پسند مترجم نے چین میں **تفسیر بے نظیر** میں آخری دو پاروں کی تفسیر تو پشتو نثر میں لکھی ہے لیکن اس کا مقدمہ منظوم ہے۔ 1968ء میں حمیدیہ پریس پشاور نے الحاج سید جعفر حسین شاہ کا "**قرآن مجید مع منظوم پشتو ترجمہ**" شائع کیا ہے۔ اس کا آغاز 1961 میں کیا گیا اور 22 نومبر 1963ء کو اس کی تکمیل ہوئی۔ اب تک کی معلومات کے مطابق یہ قرآن مجید کے پشتو زبان میں مکمل منظوم ترجمے کی پہلی اور آخری کوشش ہے۔[73]

پشتو زبان میں تمام تر نوعتیں ملا کر تراجم وتفاسیر کی کل تعداد 63 بنتی ہے اس سے معلوم ہوا کے عمومی روایت کا فقدان ہی اس خصوصی روایت کے فقدان کا سبب ہے۔ تفسیر بے نظیر کے منظوم مقدمے کو شمار کرنے کے بعد بھی منظوم تراجم وتفاسیر کی کل تعداد 04 بنتی ہے جو کہ دیگر مقامی پاکستانی زبانوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

بلوچی اور براہوی زبان میں منظوم تراجم وتفاسیر

ہر خطہ ارضی کی طرح بلوچستان میں بھی متعدد زبانیں اور لہجے موجود ہیں لیکن یہاں تین زبانوں کو مرکزیت حاصل ہے ان میں بلوچی، براہوی اور پشتو شامل ہیں۔ سندھ کے ساتھ جغرافیائی اتصال اور دیگر علاقات کی وجہ سے وہاں سندھی زبان بولنے والے بھی کافی تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ پشتو کے حوالے سے پہلے رقم کیا جاچکا ہے

---

[71] ۔ اردو تفاسیر (کتابیات) از جمیل نقوی، پشتو تفاسیر، ص:133

ārdw tfāsyr(ktābyāt) āz ğmyl nqwy, pštw tfāsyr, P.133

[72] ۔ پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ، ص:186-187

Pštw ādb min tfāsyr kā d̠h̠yrh, P.186-187

[73] ۔ ضیاء، معراج الاسلام، ڈاکٹر، پشتو زبان میں قرآن پاک کے تفاسیر و تراجم، چھے منتخب تراجم و تفاسیر کا مختصر جائزہ، ششماہی تحقیقی مجلہ خیابان، جامعہ پشاور، 2007، شمارہ 17۔

ḍyāʾ, mʿrāğ ālāslāmd̠, āktrp, štw zbān min qrān pākky tfāsyr w trāğm, chy mnth̠b trāğm w tfāsyr kā mh̠tṣr ğāyzh, ššmāhy tḥqyqy mğlh h̠yābān, ğāmʿhpšāwr, 2007, šmārh-17

یہاں باقی دو زبانوں کے اس خاص گوشے پر روشنی ڈالی جائے گی جس سے ان زبانوں میں اس روایت کے وجود کا علم ہو سکے۔

جہاں تک بلوچی اور براہوی زبان کی بات ہے تو وہ منظوم تراجم و تفاسیر کے معاملے میں تہی دامن کا شکوہ کر رہی ہیں لیکن جہاں تک خطے اور اہل لغت کا معاملہ ہے تو اس میں منظوم ترجمے کی روایت کا وجود نظر آتا ہے۔ بلوچی زبان میں قرآن مجید کے پہلے مترجم مولانا میاں حضور بخش جتوئیؒ کی وجہ شہرت منظوم تراجم ہیں جس میں کچھ ادبی اور کچھ اسلامی کتب ہیں جن کو انہوں منظوم بلوچی کے کالب میں ڈھالا ہے لیکن قرآن مجید کا پہلی بار ترجمہ کرنا تھا اس لیے انہوں نے نثر کو نظم پر ترجیح دیتے ہوئے یہ کار عظیم 1326ھ بمطابق 1908ء کو مکمل کیا جس کی طباعت 1329ھ بمطابق 1911ء کو ہندوستان اسٹیم پریس لاہور سے ہوئی اور اس کی اشاعت ڈھاڈر بلوچستان سے ہوئی۔[74]

اسی طرح مولانا محمد شاکر صالح نے سورہ یٰس کی فارسی میں منظوم تفسیر نواب امیر حبیب اللہ خان والی ریاست خاران کی فرمائش پر 231 اشعار میں لکھی اور اس میں 71 اشعار مخمس کی ہیئت میں مدح رسول میں لکھے، مترجم نے اس کا نام "**تفسیر منظوم لاثانی-مبین آیات فرقانی**" رکھا اور عربی میں اس کو "**النور المبین والدر الثمین**" کا عنوان دیا، رجب المرجب 1344ھ بمطابق 1925ء کو اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور سے طبع ہو کر خاران بلوچستان سے شائع ہوئی۔ اسی ضمن میں قاری حافظ محمد ابراہیم کی کاوش "**قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم**" کا تذکرہ اردو کے غیر مطبوعہ منظوم تراجم میں گذر چکا ہے، آپ کا تعلق کوئٹہ سے تھا۔ بلوچی کے مقابلے میں براہوی زبان کو یہ برتری حاصل ہے کہ اس میں **سورہ فاتحہ کا منظوم ترجمہ** موجود ہے۔ اس ترجمے کا اعزاز ضلع چاغی کے شہر نوشکی سے تعلق رکھنے والے ایک جید عالم دین مولانا محمد افضل نوشکوی کو حاصل ہے جو کہ افضل المدارس کے بانی مہتمم بھی رہ چکے ہیں۔ یہ ترجمہ مختلف رسائل وجرائد کی زینت بنا اور اہل زبان کی طرف سے تعریف و توصیف کی گئی۔[75]

---

[74]۔ برصغیر میں مطالعہ قرآن، قرآن کانفرنس جلد دوم، ص:387

brṣġyr min mṭālʿh qrān, qrān kānfrns ğld dwm, P.387

[75]۔ کوثر، انعام الحق، پروفیسر، ڈاکٹر، بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، فکر و نظر اسلام آباد، 1999ء جلد 36، شمارہ 3-4۔

Kwṯr, ānʿām ālḥq, Prwfysr, ḏāktr, blwchstān min qrān mğyd ky trāğm wtfāsyr, fkr wnẓr āslām ābād, 1999ʾ ğld 36, šmārh-3-4

سرائیکی زبان میں منظوم تراجم قرآن

سرائیکی زبان اپنے مٹھاس کی وجہ سے کئی لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اس زبان کے متعدد لہجے ہیں اور عرصہ دراز تک اس کا کوئی مرکزی نام نہیں تھا اس کو علاقوں کی مناسبت سے ڈیرے والی، بہاولپوری، ریاستی اور ملتانی وغیرہ کہا جاتا تھا۔ سرا پبلک سکول حسن پروانہ روڈ پر میر حسان الحیدری نے 6 اپریل 1962ء کو ایک اجلاس کا بندوبست کیا جس میں ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ملتان کے تقریباً تمام قابل ذکر ادیبوں اور شاعروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس اجلاس کا مقصد اس زبان کے لیے ایک مرکزی نام کا انتخاب تھا، میر صاحب نے اس کے لیے سرائیکی نام پیش کیا اور استفسار پر وضاحت کی کہ سندھ میں پہلے سے اس زبان کے لیے یہ نام موجود ہے۔ شمالی سندھ میں اسے سرائیکی کہتے ہیں اور کا مطلب بھی یہی ہے کہ سرا یعنی شمال کی زبان۔ بس پھر کیا تھا سب نے تالیوں سے اس نئے نام کا استقبال کیا۔ اب وہ دن اور آج کا دن اس زبان کے لیے سرائیکی ہی کا نام رائج ہے۔ [76]

جہاں تک سرائیکی زبان میں منظوم تراجم قرآن کا معاملہ ہے تو اس میں سرائیکی زبان اس روایت کے حسن کو بخوبی لیے ہوئے ہے اگرچہ ان تراجم میں کوئی بھی کامل نہیں ہے ماسوائے ایک کے باقی سارے جزوی تراجم ہیں۔ استاد محمد رمضان طالب کو جہاں اولیت کا شرف حاصل ہے وہاں اس کے کام میں تنوع نظر آتا ہے۔ موصوف کی پہلی کاوش "**سوجھل سوچاں**" کے عنوان سے معنون ہے جس میں 88 منتخب آیات قرآنی کا منظوم ترجمہ ہے، اس کی ترتیب یہ ہے کہ متن قرآن کے نیچے انگریزی منثور ترجمہ اس کے بعد سرائیکی منظوم ترجمہ اور آخر میں منثور سرائیکی تفسیر موجود ہے۔ موصوف کی دوسری کاوش سورہ رحمٰن کا منظوم مفہوم "**سوجھل نعمتاں**" ہے جس میں اردو منثور ترجمہ، سرائیکی تفسیر اور سرائیکی منظوم مفہوم شامل ہے۔ موصوف کی تیسری کاوش "**رحمت دعا**" کے نام سے ہے جس میں 32 قرآنی دعاؤں کا سرائیکی اور انگریزی میں منظوم ترجمہ ہے، یہ وہ دعائیں ہیں جن کی نسبت مختلف انبیاء کرام کی طرف ہے۔ انگریزی میں اس کا عنوان "Quranic Prayeres" ہے۔ مذکورہ بالا تمام کے تمام سرائیکی سنگت ڈیرہ غازی خان نے شائع کیے ہیں۔ سرائیکی میں منظوم ترجمے کی روایت میں **غلام رضا سیورا بھٹی** کا کام بھی قابل ذکر ہے جس نے متعدد سورتوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے اور مکمل قرآن کے منظوم ترجمے کا ارادہ رکھتے ہیں، آج کل وہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ [77]

---

[76].Girdopesh, Eyewitness to the word "Seraiki". Prof. Hussain Sehar, Date published: August 30, 2017, Date accessed: July 4, 2022, https://www.girdopesh.com/hussain-sahar/

[77]۔ گیلانی، مقبول حسن، سید، قرآن کے سرائیکی تراجم کا تقابلی اور تنقیدی مطالعہ، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی، ملتان، 2010ء ص:389

سرائیکی زبان میں قرآن مجید کے مکمل منظوم ترجمے کا اعزاز ڈیرہ غازی خان علاقہ مانی احمدانی کے رہائشی **فدا حسین احمدانی** کو حاصل ہوا ہے 22 دسمبر 2016ء سے اس کام کا آغاز کیا گیا جو کہ 28 مئی 2018ء میں **مکمل** ہوا۔ وسائل کی عدم دستیابی کے باعث ان کا یہ عجوبہ فن ابھی تک زیور طباعت سے محروم ہے، مترجم نے اپیل کر رکھی ہے کہ کوئی بھی اس کو چھپوانا چاہے تو وہ ان سے تعاون کے لیے تیار ہیں۔ سچ ٹی وی نے اپنی ویب سائیٹ پر ان کے کام کے متعلق تحریری اور بصری مواد رکھا ہے۔ مترجم نے اپنی آواز میں متعدد سورتوں کے ترجمے کو یوٹیوب پر بھی نشر کیا ہے۔ تمام نوعیتوں کو جمع کرنے کے بعد سرائیکی زبان میں منظوم ترجمے کے یہی پانچ نمونے دستیاب ہیں۔[78]

متفرق زبانوں میں منظوم تراجم قرآن

منظوم تراجم قرآن کی روایت کی وسعت کو معلوم کرنے کے لیے چند دیگر زبانوں میں بھی تراجم قرآن کا ذکر ملتا ہے جن کی تفصیلات معلوم کرنے سے راقم قاصر ہے لیکن بر سبیل تذکرہ ان کی طرف یہاں اشارہ کرنا مقصود ہے تاکہ آنے والے محققین کو اس پہلو پر کام کرنے میں رہنمائی ہو سکے۔ **بنگلہ زبان** میں 05 منظوم تراجم کا تذکرہ ملتا ہے۔[79] کرن گوپال سنگھ کا منظوم بنگالی ترجمہ 1908ء میں **مکمل** ہوا، 1944ء میں میزان الرحمٰن نے منظوم ترجمے کا اعزاز حاصل کیا اس سے **قبل** 1933ء میں بنگلادیش کے معروف شاعر قاضی نذرالاسلام نے تیسویں پارے کا منظوم ترجمہ کیا۔ بیگم نور محل نے بھی عم پارے کا منظوم ترجمہ 1940ء میں کیا تھا، پانچواں اور آخری ترجمہ خوندکر میر واحد علی کی کاوش ہے جو کہ 1868ء میں منظر عام پر آئی جس میں عم پارے کا منظوم ترجمہ ہے۔[80] اسی طرح اردو، ہندی اور دیگر راجستھانی زبانوں میں مہارت رکھنے والے ایک ادیب اکرام راجستھانی نے **ہندی** میں قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے جس کی پذیرائی ہندوستان کے اہل اقتدار نے بھی کی ہے۔[81] **چینی زبان** زبان میں بھی قرآن مجید کا ایک

Gylāny, mqbwl ḥsn, syd, qrān ky srāyki trāğm kā tqābly āwr tnqydy mṭālʿh, tḥqyqy mqālh py āichbhāw āldyn ḏkryā ywnywrsty, mltān, 2010ʾP.389

78. Gilani, Maqbool Hassan, The Saraiki Translations of the Holy Quran with its Varieties, Pakistan Journal of Social Sciences (PJSS), Vol. 33, No. 2 (2013), pp. 255-264

79۔ احمد رضا، محمد، منظوم ترجمہ و تفسیر قرآن کا رجحان اور برصغیر میں اس کی مقبولیت، فکر و نظر، اسلام آباد، جلد 52، شمارہ 04

āḥmd rḍā, mḥmd, mnẓwm trğmh wtfsyr qrānkā rğḥān āwr brṣġyr min āsky mqbwlyt, fkr wnẓr, āslām ābād, ğld 52, šmārh04

80۔ برصغیر میں مطالعہ قرآن، ص:97-99

brṣġyr min mṭālʿh qrān, P.97-99

81. YouTube, interview with Ikram Rajasthani with chand mohammad patrika tv part 2, Date published: March 29, 2017, Date accessed: July 19, 2022, https://m.youtube.com/watch?v=FrGbA7H6Xcc

منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔[82] ڈاکٹر حمید اللہؒ نے **فرانسیسی زبان** میں ایک جزوی ترجمے کا بغیر تصدیق کا تذکرہ کیا ہے جس کے مترجم کا نام مارسل(Citoyen Marcal) بتایا ہے۔[83] **ملک عبد الغفورؒ** نے **ہندکو زبان** میں قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے جو ادارہ فروغ ہندکو پشاور نے 2010ء میں شائع کیا ہے۔[84]

حاصل بحث

منظوم ترجمے کے اس تاریخی مطالعہ سے یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کے منظوم ترجمے کی روایت جس قدر قدیم ہے اسی طرح وسیع بھی ہے جس میں برصغیر کی زبانوں کو دیگر زبانوں کے مقابلے میں فوقیت حاصل ہے جس سے اس فرضیہ تحقیق کا اثبات بھی ہوا کہ یہاں پر مذہبی مواد یعنی ہندومت کی کتب کا بیشتر حصہ منظوم ہونے کی وجہ سے شاعری یہاں کے ادبی مزاج کے ساتھ ساتھ یہاں کے مذہبی مزاج کا بھی حصہ بن چکی ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کسی خاص زبان کا اعزاز نہیں ہے بلکہ متعدد زبانیں یہ قابل فخر روایت اپنے دامن میں رکھتی ہیں۔ لسانی اور شخصی دعوے جس میں تفرد وامتیاز جیسے پہلو موجود ہیں وہ سراسر بے بنیاد ہیں۔ منظوم ترجمے کے متعلق اس تاثر کی بھی نفی ہوتی ہے کہ یہ کام محض ادیبوں نے کیا ہے اور نامور علماء نے اس سے پرہیز کی ہے۔ بعض زبانوں کے حوالے سے تو ٹھیک ہے لیکن مجموعی صورت حال اس سے مختلف ہے جیسے سندھی زبان میں منظوم مترجمین بڑے بڑے علمائے کرام ہو گذرے ہیں۔ اس سے اس روایت کے جواز کو بھی تقویت ملتی ہے۔

---

[82]۔ ادارہ علوم القرآن، چینی زبان میں قرآن کریم، پہلا منظوم ترجمہ، ششماہی علوم القرآن، علیگڑھ، جولائی 1990ء ص:152

ādārh ʿlwm āl-qrān, chny zbān min qrān krym, pylā mnẓwm trğmh, ššmāhy ʿlwm āl-qrān, ʿligrh ğwlāuy1990 ʾP.152

[83]۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے، قرآن کانفرنس جلد دوم، ص:616

ḥmyd āllh, ḍāktr, qrān mğyd ky frānsysy trğmy qrān kānfrns ğld dwm, P.616

[84]. Jadoon ,Azhar, Dr., The versed translation of the Quran into Hindko is a great achievement, Roznama Dunya, Date accessed: July 19, 2022, https://dunya.com.pk/index.php/city/islamabad/2018-03-20/1221090